رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ روپے، سہ ماہی ۶ روپے، ماہوار ۲ روپے

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۳۰ صلح ۱۳۲۷ ھش	۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۷ ھ	۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۴۸ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کھانسی اور کمر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

مغربی پنجاب اسمبلی نے شریعت بل پاس کردیا

آزاد فوج نے پونچھ کے محاذ پر دو ہندوستانی ہوائی جہاز گرا لئے۔

پونچھ کے ارد گرد کی تمام ہندوستانی چوکیوں کا صفایا کردیا گیا۔

پونچھ کے ارد گرد کی فوجی چوکیاں آزاد فوج کے قبضہ میں

تراڑکھل ۲۹ جنوری۔ آزاد کشمیر حکومت کا اعلان مظہر ہے کہ ہندوستانی ہوائی جہازوں نے منگل کو راولاکوٹ کے گاؤں پر ۹ بم گرائے۔ جس سے ہسپتال کا ایک حصہ تباہ ہوگیا۔ اور جانی نقصان بھی ہوا۔ ۲۵ اور ۲۶ جنوری کی درمیانی شب سے پونچھ کے ارد گرد کی چوکیوں پر ہماری افواج قابض ہوچکی ہیں۔ ان کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے دشمن نے سر دھڑ کی بازی لگادی۔ مگر ہر بار اسے بھاری نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ دشمن نے اپنے ہوائی جہازوں سے بھی مدد حاصل کی۔ مگر ان میں سے دو کو نیچے گرا لیا گیا۔ ایک ہندوستانی جہاز نے چناری کے قریب ایک گاؤں میں کچھ لوگوں پر جو تجہیز و تکفین کر رہے تھے بمباری کی۔ جس سے ایک عورت اور دو مرد ہلاک ہوگئے۔ (ا۔پ)

سرکاری فوجی دستوں کی پیشقدمی

نانکنگ ۲۹ جنوری۔ سرکاری فوجی دستوں نے جنوب اور جنوب مشرق کی طرف سے منچوریا کے اہم ریلوے سٹیشن کی طرف نہایت سرعت کے ساتھ بڑھنا شروع کردیا ہے۔ کل اس ریلوے سٹیشن پر کمیونسٹ فوجوں کے قبضہ کا اعلان ہوا تھا۔ (رائیٹر)

غلط خبر کی تردید

ڈھاکہ ۲۹ جنوری۔ گورنر مشرقی بنگال نے ایک ہندوستانی اخبار کی اس خبر کی تردید کی ہے کہ مشرقی بنگال کے ایک ڈپٹی کمشنر نے مسلح فوج کی معیت میں ضلع کیپارہ میں داخلت کی۔ (ا۔پ)

پاکستان سوشلسٹ پارٹی کا اجلاس

کراچی ۲۹ جنوری۔ آل پاکستان سوشلسٹ پارٹی کا تین روزہ اجلاس کل سے کراچی میں شروع ہوجائیگا۔ اسمیں پارٹی کی پالیسی مرتب کی جائیگی۔ (ا۔پ)

کمانڈر انچیف پاکستان کا خطاب

راولپنڈی ۲۹ جنوری۔ پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل فرینک میسروی نے پاکستان ملٹری اکیڈمی کے معائنہ کے بعد فوجوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا مجھے یقین ہے کہ پاکستانی فوج اپنے اندر بہترین قابلیتیں پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اپنے ملک کو بلند مقام پر پہنچانے کے لئے ہمیں بہترین افسروں کی ضرورت ہے۔ اور بہترین افسر تعلیم۔ اخلاق اور بلند حوصلہ سے ہی پیدا ہوسکتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ انتظامی قابلیت کا ہونا بھی بہت لازمی ہے۔ آپ نے مزید کہا ہر افسر کے دل میں یہ حقیقی خواہش ہونی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی فوج کو دنیا کی بہترین فوج بنادے گا۔ اور مفوضہ خدمات کو نہایت ایمانداری سے باحسن وجوہ سرانجام دیگا۔ (ا۔پ)

عراق میں نئی وزارت کی تشکیل

بغداد ۲۸ جنوری۔ سید محمد الصادر نے آج نئی کیبنٹ بنائی ہے۔ اور تمام سیاسی پارٹیوں نے آپ کے ساتھ تعاون کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ یاد رہے کہ اینگلو عراقی معاہدہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے سابقہ وزارت مستعفی ہوگئی تھی۔ (رائیٹر)

امن کونسل کی اکثریت پاکستانی تجاویز سے متفق ہے۔

لیک سکسیس ۲۹ جنوری۔ آج پھر رات کے ایک بجے (انڈین سٹینڈرڈ ٹائم) امن کونسل کا اجلاس ہونا ہے۔ اور امید ہے کہ ابتدائی بحث استصواب رائے عامہ کے متعلق ہی رہیگی۔ کونسل دونوں پارٹیوں کے مفصل بیانات سن چکی ہے۔ ممبران اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ گفتگو ایسے مرحلے پر پہنچ چکی ہے کہ اب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس چنداں مفید ثابت نہیں ہوسکتی۔ دونوں پارٹیوں کے نظریات میں جو بعد المشرقین پایا جاتا ہے۔ کل کے اجلاس میں وہ سب پر عیاں ہوچکا ہے۔ اور آیندہ کے اجلاس میں یہ امید ہے پتہ چل جائے گا۔ کہ ہوا کا رخ کس طرف ہے۔ اور یہ کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے ممبران میں سے کوئی بھی قبل از وقت اپنے آخری فیصلہ سے مطلع کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ غیر سرکاری طور پر یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ کم از کم چھ ممبران اس بات کے حق میں معلوم ہوتے ہیں کہ کشمیر میں ایک غیر جانبدار حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے۔ اور تمام بیرونی افواج کشمیر سے ہٹائی جائیں۔

صدر امن کونسل یہ واضح کرچکے ہیں۔ کہ دونوں پارٹیاں اس بات کے حق میں ہیں۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعہ کیا جائے جو امن کونسل کی نگرانی میں ہو۔ گزشتہ رات جب صدر نے اس بارے میں پاکستان اور ہندوستان کی پیشکردہ تجاویز کونسل کے سامنے رکھیں۔ تو یہ دو باتیں صاف ظاہر تھیں۔

اول۔ پاکستان چاہتا تھا کہ جمعیت اقوام کے ماتحت فوری طور پر کشمیر میں غیر جانبدار حکومت قائم کی جائے۔ برخلاف اس کے ہندوستان اس بات پر مصر تھا کہ شیخ عبداللہ کی موجودہ عبوری حکومت کو وزراء کی کونسل میں تبدیل کردیا جائے۔ جو ایک نئی قومی حکومت قائم کرنے کے لئے عام انتخابات کا انتظام کرے (دوم) پاکستان چاہتا تھا کہ کونسل جو کمیشن پہلے ہی مقرر کرچکی ہے۔ وہ ہندوستانی فوجوں کے ہٹائے جانے کا انتظام کرے۔ برخلاف اس کے ہندوستان مصر تھا کہ اسکی فوجیں ضرور موجود رہیں۔ اندرونی امن کو بحال کیا جائے اور بیرونی مداخلت کو روکا جائے۔ (رائیٹر)

اگر چوہدری چھوٹو رام زندہ ہوتے تو...

جالندھر ۲۹ جنوری۔ وزیر اعظم مشرقی پنجاب ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے تحصیل سونی پت کے ایک ہائی سکول کا افتتاح کرتے ہوئے بیان کیا کہ ابتدائی تعلیم ہر شخص کے لئے لازمی قرار دی جائیگی۔ اور آیندہ انگریزی کو ثانوی حیثیت دی جائے گی۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ یونینسٹ پارٹی اور مسلم لیگ میں اختلاف پیدا ہوجانے کے بعد یونینسٹ پارٹی اور کانگرس آپس میں گھل مل گئی تھیں۔ اور اب بھی ان میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے اگر چوہدری چھوٹو رام زندہ ہوتے۔ تو آج ہندوؤں کے لیڈر اور مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ہوتے (ا۔پ)

فلپائن میں سینکڑوں مکانات دب کر رہ گئے

منیلا ۲۹ جنوری۔ قصبہ اینٹیک سے آمدہ آج کی اطلاعات مظہر ہیں کہ زلزلہ کی آمد کے وقت سے لے کر اب تک جزیرہ پینے کے مغربی پہاڑی ساحل پر سے زمین کے پھٹنے کی وجہ سے سینکڑوں مکانات دب کر رہ گئے ہیں۔ اطلاع میں کہا گیا ہے کہ بڑی بڑی چٹانیں نیچے ٹک کر آ پڑی ہیں۔ جس سے گرجا گھر تباہ ہوگئے ہیں۔ زلزلہ کی مزید کوئی اطلاعات نہیں۔ سوراخ جو قصبہ اینٹیک میں پیدا ہوگئے ہیں چھ چھ فٹ عریض ہیں (رائیٹر)

کراچی ۲۹ جنوری۔ رائل انڈین ایر فورس کے جو ہوائی جہاز رکے پڑے تھے۔ ان میں سے ۵۰ پٹ فائر آج بمبئی روانہ ہوجائیں گے۔

ایڈیٹر اسد رحمن دین منٹو پرنٹ۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر پبلشر ... [illegible] ... لاہور طبع کرا کر نمبر ۳ میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

عراق کا نیا وزیراعظم

بورڈشم۔ ۲۹ جنوری آج عرب برطانوی ریڈیو سٹیشن نے باخبر حلقوں کا حوالہ دے کر بتایا کہ سید صالح جبر جن کی حکومت نے انیگلو عراقی معاہدے کے خلاف عام احتجاج کی بنا پر حال ہی میں استعفیٰ دیدیا ہے کی بجائے محمد الصدر وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھال لیں گے۔ آپ کی عمر اسوقت ۶۴ سال ہے اور آپ عراق سینیٹ کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ آج ریجنٹ امیر عبداللہ نے ملک کے بڑے بڑے سیاسی لیڈروں سے مشورہ کیا۔ اس سے پہلے یہ خبر بھی گرم تھی کہ سابق وزیر اعظم ارشد العمری نئی کابینہ بنائیں گے۔ کل بھی بغداد میں انیگلو عراقی معاہدے کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جس میں پندرہ طالب علم زخمی کر دیئے گئے (ر۔ائٹر)

حکومت مدراس کو سترہ کروڑ روپیہ سالانہ کا نقصان

مدراس ۲۹ جنوری۔ صوبے بھر میں شراب کی ممانعت کر دینے کی صورت میں حکومت مدراس کو سترہ کروڑ روپیہ سالانہ کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ آئندہ اکتوبر سے باقی آٹھ ضلعوں میں بھی شراب کی ممانعت کر دی جائے گی۔ جس میں مدراس شہر بھی شامل ہے اور وہاں سے ہی صرف سوا تین کروڑ روپے سالانہ کے نقصان کی امید ہے۔ محکمہ فنانس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ پھر بھی سال رواں کی کل آمد گذشتہ سال کی آمد سے زیادہ ہی ہے۔ نیز امید ہے کہ انکم ٹیکس اور تمباکو ٹیکس میں سے مرکزی حکومت ایک بڑا حصہ مدراس حکومت کو دیدے گی۔ جس کی وجہ سے سال کے اخیر میں صوبے کی مالی حالت بہت بہتر ہو جائے گی۔ (ا۔پ)

لبنان معاہدات کی بندشوں سے آزاد رہنا چاہتا ہے

بیروت ۲۹ جنوری آج وزیر اعظم لبنان نے اس خبر کی تردید کی کہ لبنان نے عرب لیگ چارٹر میں کسی ترمیم کی تجویز پیش کی تھی۔ جس کی رو سے عرب کے ہر ملک کے لئے ضروری قرار دیا تھا کہ وہ بیرونی ممالک کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ شامل کرنے سے قبل عرب لیگ سے مشورہ کرے۔ برطانیہ کی طرف سے اس اعلان کے بعد کہ وہ مشرق وسطیٰ کے ممالک سے نئے معاہدے کرے گا۔ یہ خبر مصری پریس میں مشتہر ہوئی تھی بیروت کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ لبنان فی الحال معاہدے وغیرہ کی بندشوں سے آزاد رہنا چاہتا ہے۔ اور تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات کو برقرار رکھنے کا خواہاں ہے۔ (رائٹر)

— لاہور ۲۹ جنوری پی۔ سی۔ ایس کا امتحان جو اکتوبر ۴۷ء سے معرض التوا میں پڑا ہوا تھا۔ اب مارچ میں ہوگا امیدوار اپنے موجودہ پتوں سے مطلع کریں۔

جنوب مشرقی ایشیا کے نوجوانوں کی عظیم الشان کانفرنس

کلکتہ۔ ۲۹ جنوری۔ جنوب مشرقی ایشیا کے نوجوانوں کی ایک کانفرنس کلکتہ میں فروری کے وسط میں منعقد ہونے والی ہے۔ آج اس کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ تمام بیرونی ممالک میں اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں بہت زور شور سے کوششیں ہو رہی ہیں اور بڑے بڑے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ مجلس کے انعقاد کے لئے ایک وسیع پنڈال تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں بیک وقت دس ہزار نمائندے اور زائرین بیٹھ سکیں گے۔ نیز اس موقع پر ایک نمائش بھی لگائی جائے گی۔ جس میں بالخصوص ہندوستانی نوجوانوں کی سرگرمیوں اور کارگذاریوں کو منظر عام پر لایا جائے گا۔ انڈونیشیا۔ ہند چینی۔ ملایا۔ برما۔ سیلون سیام۔ فلپائنز پاکستان اور انڈیا کی طرف سے شمولیت کی اطلاع ہو چکی ہے اور کئی ممالک سے بھی زائرین کے آنے کی توقع ہے یہ کانفرنس ورلڈ فیڈریشن آف ڈیموکریٹک یوتھ" اور طلبا کی بین الاقوامی یونین کی طرف سے منعقد کی جا رہی ہے۔ (ا۔پ)

حیدرآباد کا نمائندہ وفد دہلی جا رہا ہے

حیدرآباد دکن ۲۹ جنوری ایک پریس بیان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر لائق علی وزیر اعظم حیدرآباد اور نواب معین نواز جنگ وزیر خزانہ دا مور خارجہ آج بمعہ دیگر افسران کے دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ وہاں معاہدہ سکوت کے سلسلے میں پیدا شدہ بعض امور کے بارے میں ہندوستان کے گورنر جنرل اور دیگر وزراء سے بات چیت کریں گے اس کے علاوہ تجارتی معاملات اور دیگر مشترکہ امور بھی زیر بحث لائے جائیں گے۔ (ا۔پ)

پاکستان کے لئے سامان نشریات

نیویارک ۲۸ جنوری۔ ریڈیو کارپوریشن امریکہ نے آج اعلان کیا ہے کہ پاکستان نے سامان نشریات نوآبادی کے طول و عرض میں ریڈیو کا جال پھیلانے کے واسطے خرید کر لیا ہے۔

خان افتخار حسین خان کا حلف وفاداری

لاہور۔ ۲۹ جنوری۔ خان افتخار حسین خان ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب۔ قصور ملتان کے زمینداره حلقہ سے بلا مقابلہ کامیاب ہوئے ہیں۔ آج اسمبلی میں حلف وفاداری اٹھایا لیا

امن کونسل میں پہلے استصواب رائے پر غور کیا جائیگا؟

برطانوی نمائندے کی طرف سے پاکستانی نظریے کی تائید

لیک سیکسیس ۲۹ جنوری۔ کل رات جب ایک بجے (انڈین سٹینڈرڈ) امن کونسل کا اجلاس ہوا تو صدر امن کونسل نے بتایا کہ انہوں نے دونوں پارٹیوں کے سامنے ایک ریزولیوشن رکھا تھا جس میں اسبات کا اظہار کر دیا گیا تھا کیونکہ ہندوستان اور پاکستان اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ کشمیر کی قسمت کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعے ہونا چاہیئے۔ جس کا انتظام بین الاقوامی نگرانی کے ماتحت کمال جانبداری کے ساتھ کیا جائے۔ اس لئے امن کونسل فیصلہ کرتی ہے۔ کہ وہی کمیشن جو ۲۰ جنوری کے ریزولیوشن کے ماتحت مقرر ہوتا ہے۔ اپنے دوسرے فرائض کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھیگا کہ وہ کشمیر میں لڑائی کو ختم کرا کے اور اس بارے میں اپنی تجاویز جلد سے جلد کونسل میں پیش کرے تا جلد سے جلد ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ جن میں استصواب رائے کا انتظام کیا جا سکے۔ آپ نے مزید بتایا کہ دونوں پارٹیاں تین امور پر بالکل متفق تھیں۔ (۱) جموں اور کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعے کیا جائے (۲) استصواب رائے کامل غیر جانبداری کے ساتھ انجام پائے (۳) استصواب رائے جمعیت اقوام کی نگرانی میں ہونا چاہیئے۔ نیز یہ کہ ہندوستانی وفد نے اسبارے میں مزید گفت وشنید کی بنیاد مندرجہ ذیل چار امور پر رکھی تھی (۱) کشمیر اور جموں میں لڑائی فوراً بند کر دی جائے۔ اور پاکستان کو چاہیئے کہ وہ قبائلی حملہ آوروں کو مجبور کرے کہ وہ واپس چلے جائیں اور وہ انکو اپنے علاقہ میں سے گذرنے نہ دے اور نہ انکو سامان وغیرہ مہیا کرے (۲) لڑائی بند ہو جانے کے بعد کشمیر کے باشندوں کو واپس کشمیر میں لایا جائے۔ اور تمام سیاسی قیدی رہا کر دیئے جائیں۔ نیز امن و امان قائم رکھنے کے لئے اس وقت تک جب تک کہ ریاست انڈین یونین میں شامل ہے۔ ہندوستانی فوجیں وہاں مقیم رہیں۔ (۳) جب امن بحال ہو جائے تو پھر مہاراجہ کشمیر موجودہ نظام حکومت کو وزارتی کونسل میں تبدیل کر دے جس میں شیخ عبداللہ وزیر اعظم ہوں (۴) جمعیت اقوام کا مقرر کردہ کمیشن صرف مشیر اور نگرانی کی حیثیت سے وہاں جائے اور جب حالات اعتدال پر آجائیں۔ تو بذریعہ انتخاب ایک نیشنل اسمبلی کا قیام عمل میں لایا جائے یہ نیشنل اسمبلی ایک نئی قومی حکومت منتخب کرے اور یہ نئی حکومت جمعیت اقوام کے زیر نگرانی استصواب رائے عامہ کا انتظام کرے اور ایک نیا دستور مرتب کرے۔

اس کے بعد صدر کونسل کے سامنے پاکستان کی طرف سے پیش کردہ قرارداد رکھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ استصواب رائے کے سلسلے میں کونسل اس کمیشن کو ہدایت کرتی ہے جو ۲۰ جنوری کی قرارداد کے مطابق مقرر ہوتا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل انتظامات کرے (۱) جموں اور کشمیر میں ایک غیر جانبدار حکومت کا قیام عمل میں لایا جائے (۲) جموں اور کشمیر کی ریاست سے انڈین یونین کی تمام فوجیں اور قبائلی حملہ آور باہر نکال دیئے جائیں اور اسی طرح اور دوسرے ناجائز طریق پر داخل ہونے والے بھی خواہ وہ پاکستان سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا ہندوستان سے (۳) جموں اور کشمیر کے ان تمام باشندوں کو جو ریاست سے چلے گئے ہیں۔ یا جنہیں نکل جانے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ واپس لا کر آباد کیا جائے (۴) اس کے بعد ریاست کے باشندوں کی استصواب رائے کے ذریعے آزادانہ رائے معلوم کی جائے کہ آیا وہ پاکستان اور انڈین یونین میں سے کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔

اس قرارداد میں امن کونسل کی طرف سے دونوں پارٹیوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اس کمیشن کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور اس کو ہر ممکن امداد دیں۔

صدر کونسل کی تقریر کے بعد جب ان قراردادوں پر عام بحث شروع ہوئی تو صدر کونسل نے ممبران کی توجہ اس امر کی طرف دلائی کہ پہلے استصواب رائے کے متعلق غور و خوض کیا جائے۔ لیکن مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے زور دیا کہ اس سے زیادہ ضروری کام لڑائی کو بند کرانا ہے اور اسی پر پہلے غور کیا جائے۔ چوہدری سر ظفراللہ خان نے صدر کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ استصواب رائے کا سوال سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ اس کے فیصلے پر ہی باقی تمام متنازعہ فیہ امور کے حل ہونے کا دارومدار ہے آپ نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا کہ ماہ رواں کے اختتام پر کونسل کے موجودہ صدر صدارت کے فرائض سے سبکدوش ہو جائینگے کیونکہ یکم فروری سے کینیڈا کے نمائندے جنرل میکناٹن نے اس عہدے پر مقرر ہونا ہے۔ لیکن آپ نے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی آپ امن کونسل کے ممبر کی حیثیت سے ہندوستان اور پاکستان کی باہمی راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں میں شرکت کرتے رہیں گے۔ برطانوی نمائندے مسٹر نوئل بیکر نے بھی صدر کونسل کی تجویز کی تائید کی اور کہا کہ جتنے جلد ہی ہم کونسل میں اقدامات کرینگے اتنے جلد ہی لڑائی ختم ہو سکیگی۔ کسی فوجی اقدام سے لڑائی کو روکنا ممکن نہیں۔ اگر استصواب رائے کا فیصلہ ہو جائے تو مسٹر آئنگر جو چاہتے ہیں وہ خود بخود حاصل ہو جائے گا۔

اسلامی قانون کے نفاذ پر خوشیاں منائی گئیں

لاہور ۲۹ جنوری۔ کشمیر مسلم کانفرنس پبلسٹی بیورو لاہور کے ایک پریس نوٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ عوامی حلقوں میں آزاد کشمیر حکومت کے آزاد شدہ علاقے میں اسلامی قانون کے نفاذ پر بہت خوشیاں منائی گئیں ہیں۔ نوٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ان تمام آزاد شدہ علاقے میں عوام نے جلسے کئے اور مبارکباد کے ریزولیوشن پاس کئے۔

گذشتہ فسادات کی بابت میرے مشاہدات و تاثرات

(از جناب ضیاء الدین احمد قریشی بی۔اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور)

(۱)

ارادہ نہیں تھا۔ کہ اس موضوع پر قلم اُٹھاؤں کیونکہ بہت کچھ اخباروں میں لکھا جا چکا ہے۔ مگر سیکورٹی کونسل کی موجودہ کارروائی کے دوران میں جس دیدہ دلیری سے ہندوستانی نمائندوں (مسٹر آئنگر و مسٹر سیتلواڈ) نے واقعات سے انکار کیا ہے۔ اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اُس نے مجھے مجبور کر دیا۔ کہ عینی گواہ ہونے کے لحاظ سے اپنے تاثرات پیش کروں۔

سنہ ۱۹۴۷ء در اصل ایک خطرناک اور انقلابی سال تھا۔ مجھے اس کے بدترین واقعات کو بہت نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ لیگ کے کام کے واسطے اس سال کے شروع ماہ فروری میں گورداسپور گیا۔ خضر ایجیٹیشن کی وجہ سے محترم ملک عبدالعزیز صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری مسلم لیگ و محترم چوہدری محبوب عالم صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ مسلم لیگ اور دیگر کارکنان لیگ سب جیل میں بند تھے۔ میں سب کا عدالت کا کام کرتا رہا۔ جب سب دوست جیل سے رہا ہو کر آئے۔ تو انہوں نے میرا اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ چنانچہ محترم چوہدری غلام فرید صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے بلد رقیم میں فرمایا۔ کہ

"کوئی بھی امداد کو نہ آیا صرف قادیان
سے ایک شخص (یعنی خاکسار) آیا۔"

۲ مارچ کو میں ایک اپیل دائر کرنے لاہور آیا۔ تو سکھوں اور ہندوؤں نے فساد کرنے کا ارادہ پختہ کر لیا تھا۔ چنانچہ ۵ مارچ کی درمیانی شب کو ایک بہت بڑا جلسہ کپور تھلہ ہاؤس میں ہوا۔ میں پرانی انارکلی میں ایک عزیز کے ہاں مقیم تھا۔ جلسہ کے بعد ایک بہت بڑا جلوس سکھوں اور ہندوؤں نے نکالا جس میں "نہیں بنے گا پاکستان" کے نعرے بڑے زور سے بلند ہو رہے تھے۔ یہ فساد کی ابتدا تھی۔ جو کلی طور سے ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے ہوئی۔ نعروں کو میں نے خود سُنا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق جون کے پہلے ہفتہ میں مسلم لیگ کی ڈیفنس کمیٹی میں کام کرنے کی غرض سے میں امرتسر پہنچا۔ وہاں جا کر دیکھا تو ایک قسم کا اندھیر مچا ہوا تھا۔ پولیس بلا وجہ دفعہ ۳۰ کے مطابق مسلم عوام کو پکڑ کر لیجاتی تھی۔ جس کے خلاف کوئی داد فریاد نہ ہوتی۔ ضمانتیں کرانی بھی مشکل ہوتی تھی۔ حتّٰی کہ یہ بھی پتہ لگانا مشکل ہوتا تھا۔ کہ کونسا ملزم کس جیل میں ہے۔ اور اُس کے کاغذات کہاں ہیں۔ جب ضمانت کی درخواست دیتے تھے تو عدالت رپورٹ کے لئے متعلقہ انسپکٹر متعلقہ کے پاس بھیج دیتی تھی۔ سب انسپکٹر چونکہ سکھ اور ہندو تھے۔ بالکل خاموش رہتے تھے۔ اور نہایت بے دردی سے اُس درخواست کو ہفتوں دبائے رکھتے تھے۔ دوبارہ اور سہ بارہ درخواستیں دی جاتی تھیں۔ مگر اُن سے بھی یہی سلوک ہوتا تھا۔ جب ایس۔ پی اور ڈی۔ سی سے شکایت کرتے تھے۔ تو وہاں کوئی شنوائی نہ ہوتی تھی۔ مسلمان بلا وجہ جیلوں میں شدید گرمی میں سڑتے تھے۔

شہر کی حالت دیکھ کر ایسا شبہ ہوتا تھا۔ کہ بھاری بمباری ہوئی ہے۔ جابجا مسمار شدہ مکانات اور کھنڈرات "عفت الدیار محلہا و مقامہا" کا نظارہ پیش کرتے تھے۔ عبرت کا مقام تھا۔ میں ایک عالیشان مکان واقعہ چوک فرید میں جا کر مقیم ہوا۔ چند دن کے بعد کا واقعہ ہے۔ کہ میں دوپہر کو نیم خوابی کی حالت میں تھا۔ کانوں میں گھنٹی بجنے کی آواز آئی۔ باہر نکل کر تو دیکھا کہ بازار دھوئیں سے اٹا ہوا ہے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ نے قیامت کا شور برپا کر رکھا ہے۔ کچھ نظر نہ آتا تھا مکان کی چوتھی منزل پر چڑھا تو دیکھا۔ کہ ہمارے مکان کے سامنے والا مکان اور پیچھے والا مکان دونوں کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اور شعلے آسمان کو جا رہے ہیں۔ آگے بھی آگ اور پیچھے بھی آگ مگر میں محفوظ رہا

"آگ ہماری غلام اور غلاموں
کی غلام"

کا معجزہ اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھا۔ پولیس کی ہدایت کے مطابق ہم اُسی شام کو وہاں سے شریف پورہ کے قریب ایک کوٹھی میں چلے گئے ہمارے جانے سے تین دن بعد اس مکان میں بھی آگ لگ گئی جس میں مقیم تھا۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ مسلمانوں سے تاوان وصول کرنے کے واسطے ہندو سرمایہ دار خود آگ لگوا دیتے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ جس منڈوا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پتھر برسائے گئے تھے۔ اس میں سب سے پہلے آگ لگی تھی۔ اور یہ کہ اُس منڈوا اور میرے چوک فرید والے مکان کا ایک ہی مالک تھا۔ جس کا نام نانک چند ہے۔

جب میں ماہ جون میں امرتسر گیا۔ تو مسلمانوں کی آبادی ایک لاکھ تراسی ہزار تھی۔ روزمرّہ اِس قسم کے واقعات پیش آتے تھے۔ جن سے یقین ہوتا تھا۔ کہ حکومت اور سکھ اور ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ دن میں پولیس دفعہ ۳۰ میں مسلمانوں کو دھڑا دھڑ گرفتار کرتی تھی۔ جس کی کوئی داد فریاد نہ تھی۔ جیسا کہ میں نے اُوپر بیان کیا ہے۔ ضمانت کرانے میں بھی سخت مشکلات کا سامنا ہوتا تھا۔ انگریز حکّام کی بو (؟) بدل چکی تھی۔ قطعاً نہ سُنتے تھے اُلٹا ہمیں دھمکاتے تھے۔ احاطہ کچہری میں حکومت کی سکھ نواز اور مسلم کش پالیسی کا صاف صاف ثبوت ملتا تھا۔ احاطہ کچہری میں مسلّح سکھ اور اکالی کثیر تعداد میں نظر آتے تھے۔ ہر ایک کے پاس ایک لمبی تلوار اور ایک کرپان موجود ہوتی تھی۔ اور مسلمان بالکل نہتے پھرتے دکھائی دیتے تھے۔ حکومت کو اس ناجائز رعایت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور سکھوں کی طرح مسلمانوں کے لئے بھی تلوار لیکر نکلنے کی اجازت مانگی گئی۔ مگر گورنر کی بے اعتنائی کی وجہ سے اجازت نہ ملی۔ اور مسلمان اس طرح رہے جس طرح ایک شکاری کے سامنے شکار ہوتا ہے۔ اِس نظارہ کو دیکھ کر علی بابا چالیس چوروں کا قصّہ یاد آتا تھا۔ کہ سکھ آئے تو کسی حملہ کے واسطے تیار ہو کر ہیں۔ مگر کسی موقعہ کی انتظار میں ہیں۔ تقریباً ہر دوسرے یا تیسرے دن سکھوں اور ہندوؤں کے گھروں سے ناجائز اسلحہ برآمد ہوتا تھا۔ مگر میں نے کسی سکھ یا ہندو کو قید ہوتے نہیں دیکھا۔ یا تو پولیس والے ہی اُن کو چھوڑ دیتے تھے۔ یا پھر اتنی لمبی تاریخ پولیس لے لیتی تھی۔ کہ جو ۱۵ اگست کے بعد ہو۔ تاکہ حسب منشاء اُن کو بری کرایا جا سکے۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ شہر میں روزانہ دس بارہ مسلمان شہید ہوتے تھے۔ جن کے نام دیتے روزانہ ہسپتال سے معلوم کر کے لیگ کے دفتر میں بھجواتے تھے۔

ماہ جولائی میں مسلمانوں کی تکالیف اور برادران وطن کے مظالم حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے ماہ جولائی میں ہی بہت سے اہم اور خطرناک واقعات پیش آئے۔ سب سے بڑا واقعہ باؤنڈری کمیشن کے اجلاس تھے۔ میرے دوست محترم چوہدری انور حسین صاحب وکیل اور دیگر اصحاب باہر سے تاریخ پر کمیشن کی کارروائی نہایت شوق سے سُننے لاہور جایا کرتے تھے۔ واپسی پر کمیشن کی کارروائی کے حالات۔ محترم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی فاضلانہ بحث وغیرہ کے حالات بتایا کرتے تھے۔ اور مسلمانوں کے حق میں فیصلہ ہونے کی بہت امید دلایا کرتے تھے میں ہمیشہ اپنے دوستوں سے نہایت وثوق سے کہا کرتا تھا کہ ان بحثوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیئے۔ سیاست میں سب قسم کی چالیں چلی جاتی ہیں۔ اور بین الاقوامی معاملات میں بے ایمانی کو بُرا نہیں سمجھا جاتا۔ انگریز کی مالی حالت اور اخلاقی حالت گر چکی ہے۔ روپیہ بڑی طاقت ہے۔ پریذیڈنٹ خود اجلاس میں شامل نہیں ہوتا۔ آثار اچھے معلوم نہیں ہوتے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فیصلہ اُس کی جیب میں ہے۔ اور یہ کارروائی محض ایک دکھاوا ہے۔ چنانچہ میری یہ سب باتیں بعد میں درست ثابت ہوئیں۔ اور چوہدری انور حسین صاحب کو اب تک میری باتیں یاد ہیں۔

۱۷ اگست کو باؤنڈری کمیشن نے تقسیم پنجاب کا جو اعلان کیا اُس میں نہایت ظالمانہ طریق سے مسلمانوں کی اکثریت والی ۹ تحصیلیں سکھ اور ہندو ظالموں کو دیدی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں ۷ لاکھ مسلمان شہید ہوئے۔ اور ۵۰ ہزار مسلمان عورتیں جبراً اُٹھالی گئیں۔ اور بیشمار مالی نقصان ہوا۔ اور اُس مالی نقصان میں خاکسار بھی شامل ہے۔ کیونکہ خاکسار کا گھر بھی قادیان میں لوٹا گیا تفصیل آئندہ عرض کی جائیگی۔ غرضیکہ اس قدر ظلم ہوا۔ اور سکھ قوم کی طرف سے اس قدر بے رحمی کا اظہار کیا گیا کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

ماہ جولائی میں مسلمانوں کے اکثر مقدمات سیشن سپرد ہو گئے تھے۔ میرے ڈیوٹی سیشن کورٹ میں ہوتی تھی شیخ بشیر احمد صاحب ایڈیشنل سیشن جج مقرر ہو کر گئے تھے اُن دنوں میں صاحب سیشن جج کی عدالت میں ٹوک بیراگ داس کا مقدمہ کی سماعت ہو رہی تھی۔ جس کے واقعات یہ تھے۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں نے مسلمانوں کو پناہ دینے کا وعدہ کیا۔ مگر جب لیگ والے چلے گئے۔ تو نہایت ظالمانہ طریق سے سب عورتوں اور بچوں کو قتل کر دیا۔ اور [illegible]

جولائی کے اخیر میں سکھوں اور ہندوؤں نے فیصلہ کیا کہ امرتسر کی کچہری میں کل مسلمان جج اور مجسٹریٹوں کو ختم کر دیا جائے۔ ۲۸ جولائی کو ایک نہایت اہم Risk case کا بشیر صاحب نے فیصلہ سُنانا تھا۔ راشٹریہ سیوک سنگ والے بم لیکر آئے تھے جیسا کہ بعد میں معلوم ہوا۔ یہ تھی۔ کہ جب ملزمان کمرہ کے اندر جائیں اور وکیل صاحبان بھی وہاں ہوں۔ تو کمرہ میں بم پھینک کر ہم سب کو ختم کر دیا جائے۔ قدرت نے ہمیں بچانا تھا۔ جب ملزمان برآمدہ میں آئے۔ جج نے فیصلہ کے واسطے ۲ اگست تاریخ دیدی ہم تاریخ لیکر کمرہ سے باہر نکلے اور ملزمان عدالت کے کمرہ کے سامنے درختوں کے نیچے جا بیٹھے۔ ابھی دو منٹ بھی نہ ہوئے تھے کہ دشمنوں نے ایک خطرناک قسم کا بم ملزمان پر گرا دیا۔ ۸ مسلمان زخمی اور دو شہید ہوئے۔ ہم بال بال بچے۔ نئی زندگی پائی امرتسر کے مسلمانوں نے چھ ماہ تک نہایت بہادری سے سکھوں کا مقابلہ کیا۔ مسلمان نہتے تھے۔ اور دشمنوں کے پاس ہر قسم کے ہتھیار۔ تو

لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

والی مثال مسلمانوں کی تھی۔ جب سکھ غنڈوں نے دیکھا کہ چھ ماہ میں وہ مسلمانوں کو زیر نہیں کر سکے۔ تو انہوں نے ریاست پٹیالہ اور دیگر سکھ ریاستوں سے امداد حاصل کی چنانچہ یکم اگست سے یہ پروگرام شروع ہوا۔ کہ مسلمان دیہاتوں کو ایک ایک کر کے ختم کر دیا جائے۔ پہلے تو اکا دکا حملے ہوتے۔ کسی مالی کو قتل کر دیا۔ کسی راہگیر کو تہ تیغ کر دیا۔ اُس کے بعد روزانہ یہ پروگرام شروع کیا۔ کہ ایک مسلمان گاؤں کو سکھوں کی مسلح فوج گھیر لیتی تھی۔ اور مسلمانوں عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کر دیا جاتا تھا۔ میری ڈیوٹی چونکہ ڈسٹرکٹ لیگ کے مقدمات پر تھی۔ دیہات سے اگلی صبح ہی ہمیں اطلاع آجاتی تھی۔ میں روزانہ ہسپتال جا کر مسلمان شہیدوں کی لاشوں کو اور زخمی عورتوں اور بچوں کو دیکھتا تھا۔

۸ اگست کو مسلمان اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں بم گرا۔ ایک وکیل اور ۵ دیگر آدمی زخمی ہوئے۔

۹ اگست کو سی۔ آئی۔ ڈی کی طرف سے ہمیں اطلاع ملی کہ شہر کو ۲۵ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے عام حملہ ہونیوالا ہے۔ اور یہ کہ ہم امرتسر سے فوراً چلے جائیں۔ چنانچہ میاں مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس ایڈیشنل ڈی سی امرتسر۔ خاکسار۔ اور چوہدری انور حسین صاحب اُسی شام کو قادیان چلے آئے قادیان میں میری ڈیوٹی پولیس اور ملٹری کو بے قاعدگیوں کو ریکارڈ کرنے پر لگی۔ ۳ اکتوبر کا حملہ بھی میرے سامنے ہوا۔ ۱۶ اکتوبر تک جو اہم واقعات پیش آئے۔ وہ آئندہ پیش کئے جائیں گے۔

(باقی آئندہ)

"اسلام ہمارے مُلک میں"

(از مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب مجاہد ہالینڈ)

مندرجہ ذیل مضمون یہاں کے ایک اخبار "Degeillustreerdpers" مورخہ ۲۷ دسمبر ۴۷ء کرسمس ایڈیشن میں نماز کی حالت میں ہمارے تین فوٹوؤں کے ساتھ شائع ہوا ہے اس اخبار کے نمائندہ نے دو دفعہ ہم سے interview کیا مضمون ڈچ میں چھپا ہے اس کا ترجمہ ذیل میں درج ہے:-

ہیگ کے ایک مکان میں ہم نے تین اشخاص سے ملاقات کی جن کے نام حافظ عبد اللطیف اور غلام احمد بشیر ہیں۔ یہ تینوں پنجاب کے گرم خطوں سے ہمارے سرد ملک میں احمدیہ موومنٹ کے لئے ممبر بنانے کی غرض سے آئے ہیں۔ انہوں نے ہماری مشرقی طریق پہ خاطر تواضع کی ہمیں معلوم ہوا۔ کہ احمدیہ موومنٹ قادیان پنجاب میں حضرت احمد علیہ السلام جو کہ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں وفات پائی کے ذریعہ قائم کی گئی۔ مسٹر حافظ نے ہمیں بتایا۔ کہ حضرت احمد کی بعثت کا مقصد اسلامی اعتقادات کو اپنی حقیقی شان میں پیش کرنا تھا۔ حضرت احمد کے مرید اپنے آپ کو حقیقی مسلم قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے مرشد کو خدا تعالےٰ کا نبی یقین کرتے ہیں۔ ہندوستان میں موومنٹ کے ممبران کی تعداد ایک Million ہے۔ انڈونیشیا اور United States میں بیشمار اس نبی کے ماننے والے موجود ہیں۔ لنڈن میں اس موومنٹ کی اپنی مسجد بھی موجود ہے۔ جب ہم نے دریافت کیا۔ کہ کیا مسلم مشنری ان لوگوں کو بھی خطاب کرتے ہیں جو ان کے دائرہ میں شامل نہیں۔ تو مسٹر حافظ نے جواب دیا۔ کہ ہم اسلام کا پیغام ہالینڈ کے تمام افراد کے لئے لائے ہیں۔ حضرت احمد اپنے آپ کو عیسائیوں کے لئے بطور مسیح کے پیش کرتے ہیں۔ حقیقی عیسائی کے لئے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ماننا از بس ضروری ہے۔ ہم تمام انبیاء کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم حضرت آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ اور عیسیٰ سب کو خدا کے انبیاء یقین کرتے ہیں۔ مزید سوالات کے جواب میں ہمیں علم ہوا کہ قرآن ان کی مذہبی کتاب ہے۔ اور وہ صرف حلال غذا کھاتے ہیں۔ موجودہ امام حضرت احمد کے بیٹے ہیں۔ اور جماعت کے موجودہ نظام اور دفاتر موجودہ شورش کی وجہ سے لاہور میں منتقل کئے جا چکے ہیں۔ تینوں نوجوان (دو نہ کہ تین) سوئٹزرلینڈ سے آئے ہیں۔ جہاں پہلے مشن کھولا جا چکا ہے ان کے فوٹوگراف سوئٹزرلینڈ کے مختلف اخبارات میں شائع ہوئے ہیں۔ اور اخبارات نے ان کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ کچھ وقت تک یہ مبشرین ڈچ زبان کو سیکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ انگریزی اچھی طرح بولتے ہیں۔ اور کسی قدر جرمن بھی۔ جرمن زبان کے اس علم کے ساتھ یہ جرمنی میں بھی کام کو چلا سکیں گے جہاں عنقریب وہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا مقصد جنگ سے پہلے کے کام کو جرمنی میں دوبارہ جاری کرنا ہے۔ باوجود قومی اور دیگر مشکلات کے احمدیہ موومنٹ تمام ممالک میں مبشرین بھجوانے کا کام کر رہی ہے۔ مسٹر حافظ نے ہمیں بتایا۔ کہ حضرت احمد کی پیشگوئی کے مطابق اسلام ۳۰۰ سال کے عرصہ میں دُنیا کا عالمگیر مذہب ہو گا۔ جب اس ملک میں احمدیہ موومنٹ کافی اثر پیدا کرلیگی۔ تو یہ موومنٹ یہاں مسجد تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ موجودہ حالات میں مبشرین چھوٹے کمروں میں اپنے کام جاری رکھینگے۔

حیرت انگیز بات! مبشرین مشرق سے مغرب کو اپنا مذہب سکھلانے کے لئے آرہے ہیں۔

یاد دہانی

پندرہ دن ہوئے۔ عہدیداران مال یا امیر یا پریذیڈنٹ جماعتہائے مقامی کے نام ایک عریضہ جسمیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ارشاد نقل کر کے لکھا گیا تھا۔ کہ ان مصیبت کے ایّام میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہے:-

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فیصدی آمد ہونی چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق دے۔"

یعنی جس شخص کی ماہوار آمد سو روپیہ ہے۔ اسکو چاہیئے کہ سلسلہ کیضروریات کے لئے کم از کم پچاس فیصدی سلسلہ کو دیدے اس پچاس فیصدی میں دیگر چندے بھی شامل ہونگے۔ مثلاً تحریک جدید۔ حفاظت مرکز۔ مرکز پاکستان جلسہ سالانہ۔ منارۃ المسیح ہال کالج فنڈ ہر شخص اپنی آمد کا کم از کم نصف مرکز میں بھیجدے۔ اور مرکز خود فیصلہ کریگا۔ کہ اسمیں کس قدر رقم کس چندہ میں مجرا کی جائے۔ اس عریضہ میں بھی لکھا تھا۔ کہ اگر اپنے حالات کی مجبوری کے سبب کوئی پچاس فیصدی اپنی آمد کا سلسلہ کو نہیں دے سکتا۔ تو چالیس فیصدی دیدے۔ اگر یہ بھی نہیں دے سکتا۔ تو تیس فیصدی دیدے۔ اگر یہ بھی ناممکن ہو۔ تو پچیس فیصدی دیدے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔

اس مطبوعہ چٹھی کے ساتھ ایک فارم تھا۔ اور لکھا گیا تھا کہ احباب جماعت وعدے لیکر اس فارم کی خانہ پُری کر کے اسے مرکز میں بھجوا دیں۔ لیکن اسوقت تک صرف چند جماعتوں کیطرف سے وہ فارم موصول ہوئے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ چٹھی مذکورہ کے مطابق وعدے فارم پہ درج کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو

(نظارت بیت المال)

غلّہ نہ چھپائیے

افسوس کہ میرے پاس غلّہ ختم ہو چکا ہے۔

F.W. CARLETON

Ideal 49

اپنا غلّہ گورنمنٹ کی مقرّرہ قیمتوں پر فروخت کر دینا۔ اِس سے کہیں بہتر ہے کہ اسے چُوہے کھا جائیں۔

جاری کردہ:- محکمہ سِول سپلائیز (مغربی پنجاب)

روزنامہ الفضل لاہور مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۸ء

کیا دُنیا آنے والی تباہی سے بچ سکتی ہے؟

چند دن ہوئے آپ نے بلگیریا کے وزیر اعظم کا بیان پڑھا تھا جس میں اُس نے کہا تھا۔ کہ بلگیریا، رومانیہ، زیکوسلواکیہ، ہنگری، پولینڈ اور البانیہ اور روس کے مابین اتحادی معاہدے تکمیل پا رہے ہیں۔ یہ معاہدے معمولی سیاسی معاہدے نہیں ہیں۔ اتحادی معاہدے ہیں۔ وزیر اعظم مذکور نے یہ بھی کہا تھا کہ اس قسم کے اتحادی معاہدے روس کے ساتھ پہلے ہی ہو چکے ہوئے ہیں۔ یہ ایک دھڑا ہے یورپ کا مشرقی دھڑا۔ دوسرے دھڑے کا اعلان مسٹر بیون برطانوی وزیر خارجہ نے دارالعوام میں ۲۲ جنوری کی رات کو کیا ہے۔ اس میں مغربی یورپ کے ممالک برطانیہ۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ لکسمبرگ اور اغلباً وسطی یورپ کا ملک اٹلی شامل ہونگے مسٹر بیون نے کہا ہے۔ کہ اس دھڑے کے ساتھ ان ممالک کے وہ علاقے بھی شامل ہوں گے جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ افریقہ، ایشیا، عرب۔ بعید و وسطی کے وہ علاقے جو ان یورپی ممالک کے بالواسطہ یا بلاواسطہ زیر اثر ہیں۔ مسٹر بیون نے امریکہ کا نام نہیں لیا۔ مگر اس دھڑے میں اس کا وہ مقام ہے۔ جو مشرقی یورپی دھڑے میں روس کا ہے۔ اسیطرح مادی حرص و ہوا نے دنیا کو جن دو دھڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ آپ کے سامنے صاف صاف آ گئے ہیں۔ مغربی اقوام میں سے گریس اور ٹرکی کا مقام ابھی متعین نہیں ہوا۔ لیکن ان کا جھکاؤ نظر آ رہا ہے۔ روسی دھڑا گریس پر یقین رکھتا ہے۔ اور امریکی برطانوی دھڑا اٹلی پر۔

آئندہ دنیا میں جو دنگل ہونے والا ہے۔ اس کا نقشہ آپ کی آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے۔ جس طرح کشتیاں شروع ہونے سے پہلے پہلوانوں کے مخالف فریق لنگوٹ کس کر پنڈال میں نمائش کے لئے نکلتے ہیں۔ تہذیب کے یہ پہلوان بھی اپنے اپنے شاگردوں کے ساتھ دنیا کے پنڈال میں نمائش کے لئے نکل آئے ہیں۔ کشتیاں اب شروع ہی ہونے والی ہیں۔ عام پہلوانوں اور تہذیب کے ان پہلوانوں میں صرف یہ فرق ہے۔ کہ عام پہلوان علی الاعلان بدبدا کر میدان میں آتے ہیں۔ مگر یہ مہذب پہلوان اپنی مرضی سے گتھم گتھا نہیں ہونا چاہتے۔ دونوں کو مخالف فریق میدان میں گھسیٹ رہا ہے۔ ورنہ دونوں دست و گریباں ہونے سے نفور ہیں دونوں امن چاہتے ہیں۔ دونوں کو امن عالم کا غم کھائے جا رہا ہے۔ امن عالم کے قیام کے لئے جنگ ..... جنگی تیاریاں ضروری ہیں۔

کشتیاں چلتی ہیں تا بوں کشتیاں

اس طرح دنیا میں آج دو دھڑے دو فریق دو گروہ ہیں۔ جو ایک دوسرے کے مخالف نظر آتے ہیں ایک فریق ... سمجھتے ہیں۔ کہ ساری صداقت ان کے ساتھ ہے۔ اور دوسرا فریق دنیا میں بد امنی پھیلانے کا ذمہ دار ہے۔ اسی طرح دوسرا فریق دوسرے کو متہم کرتا ہے۔ بظاہر یہ دو فریق مخالف نظر آتے ہیں۔ لیکن در اصل دونوں کو اکسانے والی صرف ایک ہی چیز ہے۔ دونوں کا مدعا ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے "طاقت" دونوں ساری طاقت اپنے لئے چاہتے ہیں۔ اور اپنے اپنے زاویہ نگاہ سے ساری دنیا کو اپنے قابو میں کر لینا چاہتے ہیں۔ در اصل یہ دونوں فریق ایک ہی سانپ کے دو سر ہیں۔ جو ایک دوسرے کو نگل جانا چاہتے ہیں۔ اور وہ سانپ مادہ پرستی ہے تہذیب بے خدا۔ وہ تہذیب جس میں زندگی کی تمام قدریں خود غرضی عیاشی اور حیوانیت میں مرتکز ہو کر رہ گئی ہیں۔ دونوں طاقتیں تلی ہوئی ہیں۔ تہذیب نو کی مثبت اور منفی برقی طاقتیں ایک دوسرے سے اتنے قریب میں آ چکی ہیں کہ وہ عظیم الشان تصادم جو تمام دنیا کو ریزہ ریزہ۔ نہیں۔ دنیا کے تمام ریزوں کو اجزائے لا یتجزیٰ اور اجزائے لا یتجزیٰ کو فنا میں منتقل کر دیگا واقعہ ہونے ہی والا ہے۔ دونوں طرف ایٹمی قوت کی تحقیقاتیں جاری ہیں۔ وہ قوت جو در اصل دنیا کے قیام کا باعث ہے۔ اس قوت کو اس کی تباہی کے لئے تجربہ گاہوں میں تیار کیا جا رہا ہے۔ وہ سائنسدان جنہوں نے اپنی زندگیاں دنیا کو زیادہ حسین زیادہ قابل رہائش زیادہ مفید اور انسانی زندگی کو زیادہ آسان بنانے کے لئے وقف کر رکھی تھیں۔ اب انہی سائنسدانوں میں سے بعض ان شیطانی اقوام کے زیر اثر انسانی زندگی کیا تمام دنیا کو ہیولیٰ کی صورت میں تبدیل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں

آئن سٹین جو آج کل دنیا کا سب سے بڑا سائنسدان خیال کیا جاتا ہے۔ جس نے اپنے نظریہ اضافی سے دنیائے سائنس میں نئے باب کا آغاز کیا۔ وہ بھی اس آنے والی تباہی کے خلاف آواز بلند کر چکا ہے۔ کئی دیگر بڑے بڑے سائنسدانوں نے انتباہ و احتجاج کیا ہے۔ حال ہی میں برطانوی ترقی سائنس ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر ہنری ڈیل نے صاف صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے کہ اگر ایٹم کے تجربات بند نہ کئے گئے۔ تو ایسے ایسے خطرناک ہتھیار ایجاد ہونگے۔ جن کے مقابل تمام اقوام بے دست و پا ہو کر رہ جائیں گی۔ ایسے ہتھیاروں سے بچنے کے لئے کوئی ذرائع اختیار نہیں کئے جا سکیں گے۔ اگر حالات کی یہی رفتار رہی۔ تو ایٹم بموں سے بھی زیادہ طاقتور اور خطرناک ہتھیار ایجاد ہو سکتے ہیں۔ جو ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے تھے۔ جمہوریہ وزارت ہوائیہ کے سابق چیف ریسرچ آفیسر ڈاکٹر ایرچ ای دیمبرلیس کا خیال ہے۔ کہ مستقبل میں ایٹمی دھماکوں کا اثر سو میل سے لیکر پانچسو میل تک پھیلے گا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سائنسدانوں کی وجہ سے دنیا کس خطرہ میں پڑ گئی ہے۔ لیکن کیا یہ سائنسدان انسانی جذبات سے بالکل عاری ہو چکے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ ہیروشیما پر جس شخص نے ایٹم بم گرایا تھا اس پر اس تباہی کا اثر اتنا ہوا تھا۔ کہ اس نے آئندہ ایسے کام سے کسی قسم کا تعلق رکھنے سے قسم کھالی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان سائنسدانوں اور ایٹم بم کے تجربہ کرنے والوں کے پہلو میں بھی انسانی جذبات سے متاثر ہونے والا دل موجود ہے اگر یہ جذبات اُن کے دلوں میں ابھار دے جائیں تو اُمید کی جا سکتی ہے۔ کہ شاید آنے والی تباہی سے دنیا بچ جائے۔

سکولوں میں اسلامی تاریخ

ہمارے سکولوں میں اب تک تاریخ جو پڑھائی جاتی رہی ہے۔ وہ انگلستان اور ہندوستان کی تاریخ تک محدود رہی ہے۔ انگریزی عہد میں اسلامی تاریخ نصاب میں شامل نہیں تھی اور نہ شاید ایسا ہونا ممکن تھا۔ لیکن اب جب کہ پاکستان بن گیا ہے ہمیں اس طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ اور سکول کے نصاب میں اسلامی تاریخ کو داخل کر لینا چاہیئے۔ مسلمان بچوں کو شروع ہی سے اپنے بزرگوں کے کارناموں سے واقف کرانا نہایت ضروری ہے۔ جو کچھ ابتداء میں بچوں کے دلوں پر نقش ہو جاتا ہے۔ وہی اُن کی آئندہ زندگی کی بنیاد ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو مسلمان بچے گورنمنٹ یا مشن سکولوں میں پڑھتے رہے ہیں باوجود اچھا خاصہ تعلیم یافتہ ہونے کے اپنے بزرگوں کے حالات سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں اور ان کے رجحانات زیادہ تر غیر اسلامی ہوتے ہیں۔ صرف چند تعلیمیافتہ نوجوان آپ کو ایسے ملیں گے۔ جو اسلامی تاریخ سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور ایسے نوجوانوں کا علم بھی صرف معمولی واقفیت تک محدود ہوتا ہے۔ جس طرح وہ چند انگلستان کے بادشاہوں کا حال جانتے ہیں۔ اسی طرح چند مسلمان بزرگوں کے حالات جانتے ہیں۔ کسی قوم کے لوگوں کو اپنی تاریخ پڑھنے اور یاد ہونے کا یہ مطلب ہے۔ کہ ان بزرگوں کی زندگیاں ہماری زندگیوں کو متاثر کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک بچپن ہی سے ہم ان بزرگوں کے حالات سے واقف نہ کر لئے جائیں اس لئے ضروری ہے کہ پاکستان میں سکولوں کے نصاب میں جلد از جلد اسلامی تاریخ شامل کر دی جائے۔ اور چاہیئے کہ اسلامی تاریخ کی ایک معیاری کتاب فوراً لکھوائی جائے۔ جو سکولوں میں پڑھائی جائے۔ اسلامی تاریخ میں سب سے اہم عہد جس سے کوئی تعلیم یافتہ مسلمان ناواقف نہیں ہونا چاہیئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد مبارک اور خلفائے راشدین کے عہد کے حالات ہیں۔ جو کتاب سکولوں میں نصاب پڑھائی جائے۔ اس میں اسلامی تاریخ کے اس حصہ پر مفصل روشنی ڈالی جائے بارھویں کتاب میں مختصراً ان اسلامی حکومتوں کا ذکر ہو جو تمام دنیا میں پھیل گئی تھیں

ہمیں یقین ہے۔ کہ پاکستان کی یونیورسٹیاں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے علاوہ از جلد کوئی موثر قدم اٹھائیں گی۔

اسلامی جمہوریت

پاکستان ٹائمز کے سٹاف رپورٹر کی اطلاع کے مطابق میاں افتخار الدین صاحب صدر پنجاب صوبائی لیگ نے حال لاہور کے گوردیاں میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب کہ مسلم لیگ نے اب اقتدار حاصل کر لیا ہے تو یہ نہیں لینا چاہیئے۔ جب تک حقیقی اسلامی جمہوریت پاکستان میں قیام پذیر ہو جائے بیشک حقیقی اسلامی جمہوریت کی ترکیب دماغوں میں رنگینی ضرور پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن ہمیں یقین نہیں کہ اس ترکیب کی وسعت معانی تک سامعین کے تو کیا خود مقررین کے ذہنوں کی بھی کیا حقہ رسائی ہو۔ ہم مان لیتے ہیں کہ اسلامی نظام ایک جمہوری نظام ہی سہی۔ لیکن جو لوگ اس نظام کو اپنے خود ساختہ جمہوری گورکھ دھندے کا نیا نام دینے کی حمایت کرتے ہیں یقیناً غلطی پر ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ پیشتر اس کے کہ ہم مبہم طور پر اسلامی جمہوریت کی پکار ڈالیں پہلے لوگوں کو سمجھائیں کہ اسلامی جمہوریت سے کس چیز کا نام۔ اس کے لئے سمجھانے والوں کو ضروری ہے۔ کہ وہ دوسروں کو سمجھانے سے پہلے خود اس کو سمجھ لیں۔ جب تک وہ خود اس کو نہ سمجھیں گے۔ ان کو سمجھانے کا بھی کوئی حق نہیں

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے روس، امریکہ یا انگلستان کے ادیبوں اور سیاست دانوں سے چند تراشیدہ جمہوری اصول سن رکھے ہیں۔ اور وہی ہمارے دل و دماغ پر چھائے ہوئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان اصولوں کا تجربہ ہم بھی اپنے ملک میں کریں۔ انگریزی عہد میں تو اس کا موقعہ کم تھا۔ اب پاکستان بن جانے پر وہ دبے ہوئے خیالات ابھر رہے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے زیر تجربہ انسانیت مسلمانوں پر مشتمل ہے ہم انہیں کو تختہ مشق بنانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان اصولوں کو اسلامی جمہوریت کا دلاویز نام دے کر لوگوں کے جذبات کے ساتھ کھیلتے ہیں۔

کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ اسلامی جمہوریت سے میاں صاحب کا کیا مطلب ہے۔ آج کل جمہوریت کے دو نظریئے رائج ہیں ایک سرمایہ داری جمہوریت جس کے حامی برطانیہ اور امریکہ ہیں۔ دوسرے اشتراکی جمہوریت جس کا علمبردار روس ہے۔ اگر اسلامی جمہوریت ان دونوں سے کوئی الگ چیز ہے۔ تو وہ کیا ہے۔ یہ سوال ہے جو حل طلب ہے جب تک اس سوال کا حل تلاش نہ کریں گے اور اس کے متعلق کوئی متعین نظریہ قائم نہ کریں گے۔ محض مبہم طور پر اسلامی جمہوریت کا تذکرہ سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں رکھتا۔ کہ ہم یہ ترکیب لوگوں کو اسلامی احکام سے متاثر کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سب کا باعث وہ منفردہ اصول ہیں جو مغربی تعلیم اور مغربی طرز فکر نے ہمارے ذہنوں پر مرتسم کر دیئے ہیں۔

تمام ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ نہ کہ ایڈیٹر کو

ہجرت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ دردمند پیغام جو بہ تعلقات عید میلاد النبی کی تقریب پر مہاجرین مشرقی پنجاب کے لئے شائع کیا گیا تھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس لئے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ آپ بھی اسے غور سے پڑھیں۔ کہ قادیان کی پیاری بستی اور اپنے مقدس مرکز سے نکالے جانے کے بعد آپ پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اور کن عزائم اور بلند ارادوں کے ساتھ آئندہ انہیں دنیا میں زندہ رہنا ہے۔

آج سے قریباً ساڑھے تیرہ سو سال پہلے نبی نوع انسان کے سردار، آخری شریعت کے حامل، مالک ارض و سما کے محبوب اپنے اہل وطن کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر اپنے محبوب وطن کو چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے۔ مکہ سے نکل کر آپ تین دن غار ثور ہی میں چھپے رہے۔ جب وہاں سے آپ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے مکہ کی طرف دیکھا۔ اور کچھ دیر تک حسرت بھری نگاہوں سے دیکھنے کے بعد کہا۔ اے مکہ! تو مجھے دنیا کی ساری جگہوں سے زیادہ پیارا ہے لیکن تیرے شہریوں نے مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہ وہ آخری فقرہ تھا جو مکہ کو وداع کہتے وقت ہمارے آقا نے کہا۔ اس فقرہ کا ایک ایک لفظ اس غم اور رنج کی گواہی دے رہا ہے۔ جو مکہ کے چھوڑنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں پیدا ہو رہا تھا۔ آج تیرہ سو سال کے بعد بھی ہمارے دل اس فقرہ کو پڑھ کر ہاتھوں سے نکلنے لگتے ہیں۔ تو بتاؤ اس کے بعد ان لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ جنہوں نے وہ الفاظ ایسے موقعہ پر اپنے کانوں سے سنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت آپ کے ساتھ تھے۔ یہ الفاظ سنتے ہی ان کا دل بے قابو ہو گیا۔ اور بے اختیار بول اٹھے۔ مکہ والوں نے اپنے نبی کو نکال دیا۔ اب یہ شہر اپنی تباہی کا انتظار کرے۔ مگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ بالا فقرہ کہنے کے بعد اس غم اور صدمہ کو جو مکہ کے چھوڑنے پر آپ کے دل میں پیدا ہوا تھا پھر بھلا دیا۔ اور پورے وقار اور سکون کے ساتھ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور مدینہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ گو مکہ آپ کو پیارا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی زیادہ پیارا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ایک کام آپ کے سپرد کیا تھا۔ وہ کام آپ کی ساری توجہ چاہتا تھا۔ مکہ سے زیادہ مکہ اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کی فتح آپ کے مدنظر تھی۔ مکہ کا گرد و نواح ہی نہیں بلکہ سارا عرب اور ساری دنیا حیا لا محمد کے لئے پکار رہی تھی۔ کہ ہمیں شیطان کے پنجہ سے چھڑایئے اور اس کی دست برد سے نجات دلوایئے۔ دنیا کے نجات دہندہ نے اپنے تئیں کو دنیا کی نجات کے لئے قربان کر دیا۔ بے شک آپ کو سب نے اس ۔۔۔ دھتکار دیا تھا۔ لیکن آپ مدینے سے اپنے وطن واپس آنے کے لئے ۔۔۔ پہلے آپ نے مکہ کو چھوڑنے پر کہا۔ کہ عزت کے ساتھ پھر مکہ کو فتح کریں گے مکہ کی ۔۔۔ والوں نے ۔۔۔ کی خاطر ۔۔۔ وطن اپنے لئے ۔۔۔ [illegible]

ان کے وطن حبشہ میں واپس لے جا کر داخل کریں۔ مدینہ جو آپ کا دار الہجرت تھا۔ وہ موسمی بخار کا گھر تھا۔ جب آپ وہاں پہنچے۔ تو طبعاً مہاجرین جن کے وطن میں یہ بخار کم ہوتا تھا۔ مدینہ والوں سے بھی زیادہ اس کا شکار ہونے شروع ہوئے۔ بعض نے بخار کے حملہ میں رونا اور چلانا شروع کیا۔ اور مکہ کی یاد میں شعر گنگنانے لگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا تو اس بے صبری کا اظہار فرمایا۔ اور فرمایا خدا کی تقدیر پر خوش ہونا اور اس کے مقررہ فرائض کو انجام تک پہنچانے میں لگ جانا ہی مومن کا کام ہے۔ اس دن کے بعد حبشہ، یمن اور یونان سے آ کر بسے ہوئے مکہ کے عارضی باشندے تو کبھی کبھار مکہ کی یاد میں آہیں بھر لیتے تھے۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کی نسل بنائے مکہ سے لے کر اس وقت تک مکہ میں بس رہی تھی۔ وہ مکہ کو بھلا چکے تھے۔ ان کے سامنے صرف دنیا کو نجات دلانے کا کام تھا۔ اور وہ اسی کام میں لگ گئے۔ اور اس وقت ۔۔۔ صبر نہ کیا جب تک کہ دنیا کو شیطان کے پنجہ سے چھڑا نہ لیا۔ ۔۔۔ نے یہی نہیں دیکھا کہ مکہ والوں نے مجھے مکہ سے نکال دیا۔ بلکہ اس بات پر غور فرمایا کہ مکہ نے مجھے کیوں نکالا۔ ایک ۔۔۔ شہری اور خیر خواہ انسان کو اپنے وطن سے نکال ۔۔۔ اور گہری اخلاقی اور روحانی بیماری ۔۔۔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ۔۔۔ تھا۔ اس کو دیکھتے ہوئے ۔۔۔ [illegible]

سکتا تھا۔ آپ کے لئے تو یہ بات حد درجہ بعید از قیاس تھی۔ جب پہلی وحی نبوت آپ پر نازل ہوئی۔ آپ کی رفیقہ حیات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل کے پاس جو ان کے رشتہ دار تھے مگر عیسائی ہو چکے تھے مشورہ کے لئے گئیں ورقہ بن نوفل نے سارے حالات سن کر کہا۔ کہ آپ پر وحی لانے والا فرشتہ وہی ہے۔ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی لایا تھا۔ اور پھر کہا کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں۔ جب تمہاری قوم تمہیں اپنے وطن سے نکال دے گی۔ تاکہ میں اس وقت پورے طور پر تمہاری مدد کر سکوں۔ اس فقرہ کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس محبت اور اس ہمدردی پر نظر کرتے ہوئے جو آپ کے دل میں مکہ والوں کے لئے تھی۔ حیرت سے ورقہ کے منہ کو دیکھا۔ اور کہا۔ کیا کہتے ہو کیا مکہ والے مجھے نکال دیں گے۔ ورقہ نے کہا۔ ہاں! ہاں! وہ تمہیں ضرور نکال دیں گے۔ لوگ نبیوں سے ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

غرض مکہ والوں کے متعلق یہ وہم بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کہ وہ ایسے خیر خواہ شخص کو اپنے وطن سے نکال دیں گے۔ مگر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور یہ اس بات کا ثبوت تھا۔ کہ ان کے دل انسانی دل نہیں رہے تھے اور شیطان نے ان پر قبضہ پا لیا تھا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جانا چاہتے تھے۔ اور ایسا کرنے کا پختہ ارادہ رکھتے تھے۔ اس لئے نہیں کہ آپ ان سے بدلہ لیں جنہوں نے آپ کو نکال دیا تھا۔ بلکہ اس لئے کہ ان کو شیطان کے پنجہ سے چھڑائیں۔ اور شیطان کی جگہ خدا تعالیٰ کی حکومت پھر دوبارہ مکہ میں قائم کریں۔

آج بھی مشرقی پنجاب سے لاکھوں مسلمان اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں۔ انہیں یقیناً اپنے وطن پیارے ہوں گے۔ اور اپنی جائیدادوں کے جاتے رہنے کا غم ان کو ۔۔۔ یقیناً ان لوگوں کے خلاف غصہ اور رنج سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ جنہوں نے انہیں ان کے گھروں سے نکالا۔ ان جائیدادوں پر قبضہ کر لیا۔ اور ان کی عزت و ناموس پر حملہ کیا ان لوگوں کے خلاف غصہ اور رنج سے بھرے ہوئے ہوں گے جنہوں نے انہیں ان کے گھروں سے نکالا۔ ان جائیدادوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ ایسا کرنے والوں نے ایسا کیوں کیا؟ کیا ان مہاجرین نے اپنی جائیدادیں ان سے چھین کر حاصل کی تھیں۔ کیا یہ مہاجرین غیر ملکی لٹیرے تھے۔ جو مشرقی پنجاب میں زبردستی آ گھسے تھے۔ کیا یہ مہاجرین مشرقی پنجاب کے ہندوؤں اور سکھوں کے ہمسائے نہ تھے۔ ان کی خوشیوں اور غموں میں ان کے شریک نہ تھے۔ ان کے جھگڑوں اور ان کی دھڑا بازیوں میں شامل نہ تھے۔ کیا آپس میں ایسے ملے ہوئے نہ تھے۔ کیا عدالتی مقدمات میں سکھوں اور ہندوؤں کی گواہی میں بیسیوں مسلمان ان کی طرف سے گواہ نہیں گذرتے تھے۔ پھر ان پرانے ساتھیوں دوستوں اور ہمسایوں نے اپنے ہی جسم کے کاٹنے کے لئے کیوں تلوار اٹھائی۔ اپنی ہی عزت و ناموس کو برباد کرنے کے لئے کیوں کھڑے ہو گئے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا ملک کیوں اجاڑا؟ یقیناً کوئی گہری اور پوشیدہ اخلاقی بیماری ان کی روحوں کو لگی ہوئی تھی۔ ان خدا کے بندوں کو شیطان چھین کر لے گیا تھا۔ پس میں مشرقی پنجاب سے آنے والے سب لوگوں سے کہتا ہوں۔ آؤ ہم بھی اپنے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تہیہ کر لیں۔ کہ اپنے آبائی وطن کو لوٹیں گے اور ضرور لوٹیں گے۔ لیکن بغض اور کینہ اور انتقام کے جذبہ کے ساتھ نہیں بلکہ انسانیت اور روحانیت کے تقاضوں کے جواب میں اور ہمدردی اور محبت کے جذبات لئے ہوئے ان واقعات نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں۔ ان واقعات نے ہمیں بتا دیا ہے کہ انسان کی ظاہری شکل تو وہی ہے جو پہلے تھی مگر اس کا باطن بدل چکا ہے۔ انسان کے جسم میں وحشی درندوں کی روحیں داخل ہو گئی ہیں۔ آؤ! ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح عزم کر لیں۔ کہ ہم ان وحشی اور درندہ روحوں کو اپنے بھائیوں کے جسموں سے نکال دیں گے۔ ہم ضرور اپنے وطنوں کو جائیں گے۔ اس لئے نہیں کہ اپنی حکومت وہاں قائم کریں بلکہ اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت وہاں قائم کریں جس طرح ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی حکومت مشرقی پنجاب بلکہ ساری دنیا میں قائم نہ ہوگی بہار، نواکھلی، امرتسر، گورداسپور، لدھیانہ، جالندھر، پٹیالہ، کپورتھلہ کے واقعات ہر جگہ پر اور بار بار ہوتے رہیں گے۔ جنگل کے درندے ابتدائے آفرینش سے آج تک لڑتے ہی چلے آئے ہیں۔ انسانوں میں سے سچا انسان ہی صرف امن اور صلح سے رہنا جانتا ہے۔ وہ بھی لڑنے پر مجبور ہوتا ہے مگر اس لئے کہ امن قائم کرے۔ پس اگر ہم امن چاہتے ہیں تو خواہ صلح سے یا جنگ سے مگر ہمیں خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنی ہوگی اگر اس کے لئے ہمیں جنگ بھی کرنی پڑی تو وہ جنگ جنگ نہیں ہوگی وہ صلح کا پیغام ہوگا۔ وہ امن کی آواز ہوگی۔ بیماریاں ابھر پڑی ہیں۔ بیماریاں ظاہر ہو گئی ہیں۔ اور مرض کا ظاہر ہو جانا خوش قسمتی کی علامت ہے۔ اے دنیا کے سب سے بڑے طبیب روحانی سے منسوب ہونے والے لوگو! اٹھو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور سب دوسرے کاموں کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے اپنے مقصد اول کی طرف توجہ کرو۔ دنیا کا ہسپتال بیماروں سے پر ہے دنیا کا طبیب اعظم ہسپتال کے عملہ کو اپنی امداد کے لئے

ایک تازہ رویا

میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک چھوٹا سا پارسل کسی نے میرے ہاتھ میں دیا۔ پرانے کاغذوں پر مشتمل معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اسے کھولا تو وہ ایک رجسٹر بن گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کا معلوم ہوتا ہے۔ اس پر چند الہام آپ کے لکھے ہیں۔ ان میں ایک ہے آنفینا لک۔ ہم نے تجھ سے دو ستون والا تخت قائم کیا۔ تو ہمارا دوست ہے۔ اور ہم تیرے دوست ہیں۔ دوسرا الہام اولغناک کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ پوری طرح لفظ پڑھا نہیں گیا۔ اس لفظ کے معنے ہیں ہم تجھ کو والی کر دیں گے مالک کر دیں گے گویا یہ قادیان کی طرف اشارہ ہے کہ آخر احمدیوں کو ملے گا۔

تیسرا لفظ عربی طرز پر لکھا ہے مگر ہے عجیب قسم کا یوں معلوم ہوتا ہے کہ انجلنالک لکھا ہے یہ کوئی عربی لفظ نہیں مگر میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ انجیل سے بنایا گیا ہے اور خواب میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے معنی ہیں۔ ہم نے تیری طرف جبریل کو اتارا۔ گویا انجیل اتارنے کے معنی جبریل کے اتر چکے ہیں اور انجیل سے مراد انجیل کا اتارنا ہے۔ اور اشارہ جبریل کے اتارنے کی طرف ہے

اس کے بعد میں نے دیکھا ایک اور پارسل کسی نے مجھے دیا ہے۔ اسے کھولنے پر کچھ جلی ہوئی مگیں یعنی فلفل دراز اور دو چھوٹے پیکٹ ہیں۔ اور ایک پیکٹ دیا ہے جس میں سے کچھ اور یہ نکلی ہیں جو کسی مقوی نسخہ کے اجزا ہیں دو چیزیں پرندہ شکل کے ہیں گو چھوٹے چھوٹے پرندے جیسے سنقور مچھلی ہوتی ہے

پہلی دوا سے مراد سرمہ معلوم ہوتا ہے۔ شاید یہ سرمہ آنکھوں کے لئے مفید ہو آج کل میری آنکھوں میں تکلیف بھی ہے

(خاکسار۔ مرزا محمود احمد)

چلتی گاڑیوں کو ٹھہرانے کی پراسرار مہم

کلکتہ ۲۹ر جنوری۔ محکمہ تعلقات عامہ کلکتہ کی طرف سے ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ایسٹ انڈیا ریلوے میں گذشتہ بارہ ماہ کے اندر مختلف میل۔ ایکسپریس اور مسافر گاڑیوں میں مسافروں نے چلتی ٹرینوں کو ٹھہرانے کے لئے سات ہزار پانچ سو پچپن مرتبہ زنجیر کھینچی اور بنگال ناگپور ریلوے میں اس عرصے کے اندر دو ہزار دو سو تیس مرتبہ استعمال کیا گیا۔ اس طرح ایسٹ انڈیا ریلوے میں اوسطاً ایک ماہ کے عرصے میں ۱۵۷ گھنٹے ضائع ہوئے اور بنگال ناگپور ریلوے ۴۷ گھنٹے اندازہ ہے کہ زنجیر کے غلط استعمال سے ہر گاڑی کو نسبتاً پندرہ منٹ تک انتظار کرنا پڑا۔ اس بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ اکثر ایسے واقعات میں زنجیر کھینچنے والوں کا پتہ نہ لگ سکا۔ کیونکہ بلا ضرورت زنجیر کھینچنے والے عمداً اپنے آپ کو روپوش کر لیتے تھے۔ (ا۔ پ)

مالکان راشن ڈپو کے لئے نفع کی شرح بڑھا دی گئی

لاہور ۲۹ر جنوری اس امر کے پیش نظر کہ راشن ڈپو کے مالکان کیلئے نفع کی بہت کم گنجائش رکھی گئی اور ان کو راشن ڈپو چلانے میں بہت سی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اب حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ یکم فروری ۴۸ء سے گندم آٹے اور چاول پر راشن ڈپو کے مالکان کو فی من ۲ر زائد نفع دیا جائے گا۔ اسی طرح یہ امر بھی زیر غور ہے کہ کارآمد بوریاں بھی ان سے تھوڑی سی زائد قیمت پر لی جائیں۔ یہ اقدامات اس لئے کئے جا رہے ہیں تا مالکان ڈپو آئندہ راشن کی چیزوں کے ناجائز استعمال سے پرہیز کریں اور بغیر اس قسم کی خلاف قانون کارروائیوں میں حصہ لئے اپنے ڈپو بآسانی چلا سکیں۔ (ا۔ پ)

شرق اردن معاہدہ ۱۹۴۶ء پر نظر ثانی کرانیکا طالب ہے

لندن ۲۷ر جنوری۔ کل رات شرق اردن کے وزیر اعظم نے لندن میں کہا کہ "ہماری خواہش ۱۹۴۶ء کے معاہدہ اور اس کے ضمنیات پر نظر ثانی کرانا ہے"۔ لندن میں برطانیہ اور شرق اردن کے درمیان موجودہ گفت و شنید کے متعلق جو نظریہ قائم کیا گیا تھا۔ یہ اس سے زیادہ وسیع مطلب کا حامل بیان ہے۔

انہوں نے کل مسٹر بیون کے ساتھ اپنی ملاقات کو "معاہدہ پر نظر ثانی کے لئے ابتدائی گفت و شنید" سے تعبیر کیا۔ انہوں نے کہا کہ "یہ ملاقات بہت دوستانہ طریق پر ہوئی انہوں نے اس اعتماد کا بھی اظہار کیا کہ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے۔"

وزیر اعظم مذکور نے معاہدہ پر نظر ثانی کی تفصیلات ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ تفصیلات پر ابھی تک دفتر خارجہ میں کسی قسم کا مباحثہ نہیں ہوا تھا۔ اور نہ ہی انہوں نے مشترکہ دفاعی بورڈ کے سوال پر کچھ کہا۔ (اسٹار)

درگاہ اجمیر شریف کی حفاظت کا مطالبہ

حیدرآباد دکن۔ حکومت حیدرآباد کی طرف سے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ آج کل حیدرآباد میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کی درگاہ واقعہ اجمیر کے بارے میں خاص تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے چنانچہ عوام کے اس اضطراب کو دیکھتے ہوئے نظام دکن نے انڈین یونین کے گورنر جنرل کو ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ درگاہ کی حفاظت کا یقین دلائیں اور اس بارے میں مناسب اقدامات کریں۔ پریس نوٹ میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ انڈین کی طرف سے اس بارے میں یقین دلایا گیا ہے۔ نیز کہا گیا ہے کہ درگاہ شریف بالکل محفوظ ہے اور اس سے قبل کبھی بھی اس کے لئے کسی قسم کا خطرہ پیدا نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی حفاظت کے طور پر درگاہ کے دروازوں پر فوج بٹھا دی گئی ہے۔ اور درگاہ کے متولی حفاظتی انتظامات سے بالکل مطمئن ہیں (ا۔ پ)

ہندوستان اور پاکستان کے یورپین ملازمین کی پنشن کا سوال

لندن ۲۸ر جنوری لارڈ ڈیول نے آج اس وقت سے جب سے وہ گزشتہ مارچ میں ہندوستان سے وائسرائے کے عہدہ سے الگ ہو کر واپس آئے ہیں۔ ایوان الامراء میں پہلا سوال کیا۔ آپ نے پوچھا کہ ہندوستان اور پاکستان کی نوآبادی حکومتوں سے غیر محفوظ حکومتی یورپین ملازمتوں کی نسبتی پنشنوں کا حق محفوظ کرنے کے لئے کیا گفت و شنید کی گئی ہے اگر وہ اپنے میعاد ملازمت کے پورا ہونے سے پہلے استعفا دینا چاہے۔

لارڈ پریوی سیل وسکاؤنٹ اڈیسن نے جو ادھر جا کر جو برطانوی حکومت نے نوآبادی حکومتوں کے ساتھ ابھی یہ سوال نہیں اٹھایا۔ وہ یہ سوال اپنے وقت پر اس وقت اٹھائیں گے۔ جب کہ انتقال اختیارات کی دوسری باتوں پر گفتگو ہوگی

برطانوی حکومت کا خیال ہے کہ نسبتی پنشنیں افسروں کو ملنی چاہئیں۔ اگر ان کی آئندہ ملازمت ان کے لئے نقصان دہ ہو یا حکومت ہی ان کو اس وقت تک ملازم رکھنا چاہے۔ جب وہ پنشن کے حقدار ہوں۔ لارڈ ڈیول نے پوچھا کہ کیا گورنمنٹ کو اسبات کی خبر ہے کہ بعض سپاہی کلاک جن کو بعض وعدوں کی بناء پر فوجی مرتبہ سے ہٹا کر سول رتبہ دیا گیا تھا۔ انہیں فوجی مرتبہ دوبارہ حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں ان کو معاوضہ کا حق نہیں ملسکتا۔ کیا یہ ان پر سختی نہیں ہے وسکاؤنٹ اڈیسن نے کہا ہے کہ ہم ان حالات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس معاملے کو بھی دوسرے معاملات کے ساتھ لیا جائے گا۔

چین کے لئے وائرس کا سامان

لندن (انجری تار) چین کی طرف سے برطانیہ کی ایک فرم کو وائرلیس کے سامان کا جو لسٹ بڑا آرڈر ملا تھا اسے برطانیہ کی ایک فرم پورا کر لیا ہے یہ سامان بہت جلدی چین بھیج دیا جائے گا۔

روس میں کپاس اکٹھی کرنے کے لئے نئی قسم کی مشین

ماسکو۔ ۲۹ر جنوری۔ روس میں ازبکستان کے علاقہ میں کپاس اکٹھی کرنے کے لئے ایک نئی قسم کی مشین استعمال کی جا رہی ہے۔ یہ مشین چالیس مزدوروں کے برابر کام کرتی ہے۔ کپاس بونے اور کاشت کرنے کا بھی نیا طریقہ رائج کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

برمی وفد ہندوستان آئیگا

نئی دہلی۔ ۲۹ر جنوری۔ برمی سفارتخانہ میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چند دنوں تک برما سے ایک وفد نئی دہلی پہنچے گا۔ وزیر اعظم برما کے سیکرٹری یو ہوں اس وفد کی قیادت کریں گے۔ یو ہوں ایک سفید برمی ہیٹ برمی لوگوں کی طرف سے دوستانہ خواہشات کا اظہار کرنے کے لئے گاندھی جی کی خدمت میں پیش کریں گے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند جلدی ہی مالی مسائل پر بات چیت کرنے کے لئے ایک وفد رنگون بھیجے گی۔ (اسٹار)

عرب دفاتر کا مستقبل

دمشق ۲۹ر جنوری۔ کل لندن کے عرب دفتر کے وصفی التیل نے شامی حکام سے عرب دفاتر کے مستقبل کے متعلق گفت و شنید کی۔

عرب دفاتر کے ڈائریکٹر جنرل موسی العالمی حکومت عراق کے سامنے گذشتہ سال کی رو داد کے متعلق ایک بیان پیش کرنے کے لئے جلد ہی بغداد جانے والے ہیں۔ (اسٹار)

لنڈن میں انڈونیشی قونصل خانہ

لنڈن ۲۹ر جنوری لنڈن کے ویسٹ اینڈ میں ایک چھوٹے سے مگر پر شکوہ فلیٹ میں انڈونیشی جمہوریہ کی نمائندگی ایک "نمونہ کا قونصل خانہ" کر رہا ہے جس کی سرکردگی ڈاکٹر سوبسانڈریو کر رہے ہیں۔ جو جمہوریہ انڈونیشیا کی امور خارجہ کی وزارت کے نمائندہ کی حیثیت سے مامور ہوتے ہیں۔

یہ قونصل خانہ "معمول کے مطابق تمام کارروائیاں کرتا ہے اور سیاسی مشنوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے رابطہ قائم رکھتا ہے۔ اس کے محکموں میں ایک دفتر اطلاعات بھی ہے جو جمہوریہ کی تازہ ترین اطلاعات کو نشر کرتا ہے۔ مشن کی سرگرمیوں کو یہاں کے قائم شدہ مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کے قونصل خانے ہمدردی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ (اسٹار)

عراق عربی مسودوں کا نقش حاصل کریگا

لنڈن ۲۹ر جنوری۔ عراق کی تعلیمی وزارت نے نے لنڈن میں عراقی سفارت کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ برطانوی عجائب خانہ اور بوڈلین لائبریری آکسفورڈ کے اہم عربی مسودوں کے نقش حاصل کرے۔ ان مسودوں میں "تاریخ موصل" اور "مشرقی موسیقی" پر ایک کتاب شامل ہیں۔ جو معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق تاریخ موصل شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (اسٹار)

سنٹرل ٹیلیفون ایکسچینج بمبئی کے منتظموں کا فیصلہ

بمبئی۔ ۲۸ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ سنٹرل ٹیلیفون ٹرنک ایکسچینج بمبئی کے منتظموں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ صرف عورتوں کو ہی ٹیلیفون اپریٹر رکھا جائیگا اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ عورتیں اس کام کے لئے بہتر ثابت ہوتی ہیں۔ اس وقت سنٹرل ٹرنک ایکسچینج میں ۱۵۰ ٹیلیفون اپریٹروں میں سے ۱۲۵ عورتیں ہیں۔ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ تحمل اور شائستگی سے بات چیت کرتی ہیں۔ (مکتوب)

فلسطینی عربوں کیلئے پاکستان کی امداد

قاہرہ ۲۹ر جنوری کل عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عبدالرحمٰن عزام پاشا نے قاہرہ میں پاکستان کے کارکن سے فلسطینی عربوں کے لئے پاکستان کی امداد کے سوال پر گفت و شنید کی۔

فلسطین میں زخمی ہونے والے عربوں کو طبی امداد پہنچانے کے سلسلہ میں عزام پاشا نے بین الاقوامی صلیب احمر کے ایک اعلیٰ افسر سے بھی ملاقات کی (اسٹار)

ڈالر کی قلت پر برطانوی ماہروں کا غور و خوض

لنڈن ۲۹ر جنوری۔ برطانیہ میں ڈالر کی قلت کو دور کرنے کے طریقے معلوم کرنے کے لئے جلدی ہی برطانیہ کے قابل ترین ۱۲ آدمیوں کا جلسہ ہوگا۔ (اسٹار)

ریاستہائے شملہ ہل نے یونین بنانیکا فیصلہ کر لیا

شملہ ۲۹ر جنوری ریاستہائے شملہ ہل کی مجلس دستور ساز کا اجلاس سولن میں کل پھر منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایک ریزولیشن پاس کیا گیا۔ جس کی رو سے قرار پایا۔ کہ تمام پہاڑی ریاستوں کو ایک متحدہ جمہوری سٹیٹ بنائی جائے۔ اور جو نیا دستور مرتب کیا جائے۔ اس میں پارلیمنٹری قسم کی حکومت کے قیام کے لئے گنجائش رکھی جائے۔ ریاستوں کی یہ یونین انڈین یونین میں شامل ہوگی اور "ہماچل پردیش" کے نام سے پکاری جائے گی۔ ریاستوں کی علیحدہ علیحدہ حدود ختم کر دی جائیگی اور تمام ذرائع کو مجمع صورت میں یونین میں مدغم کر دیا جائے گا۔ نئے دستور میں والیان ریاست کے اختیارات خصوصی اور دیگر مراعات کا بھی خاص خیال رکھا جائے گا۔ راجہ درگا سنگھ آف بھگت سٹیٹ جلسے کے صدر تھے۔ دوسری ریاستوں کو اب یونین میں شامل ہونے کی دعوت دینے اور ان سے اس بارے میں گفت و شنید کرنے کے لئے ایک کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ (ا۔ پ)

جموں میں خیر سگالی کے وفود بھیجے جائینگے

جموں ۲۹ر جنوری ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ فرقہ وارانہ فضا کو خوشگوار بنانے کے سلسلے میں جموں اور کشمیر کی موجودہ حکومت نے جموں کے مختلف علاقوں میں خیر سگالی کے متعدد وفود بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وفود نیشنل کانفرنس کے بااثر کارکنوں اور دیگر مشہور و معتبر باشندوں پر مشتمل ہوں گے۔ (ا۔ پ)

اسمبلی کی مزید کارروائی

ہمارے سپاہیوں کے حوصلے بلند ہیں۔ ہم برے ارادہ رکھنے والوں کا سختی سے جواب دینگے

(خان افتخار حسین)

لاہور ۲۹ جنوری۔ مغربی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس آج دوبارہ ۳ بجے بعد دوپہر منعقد ہوا تاکہ چوہدری عبد الغفور قمر کی تحریک التوا پر بحث و تمحیص کی جائے۔ یہ تحریک ان غیر معمولی ہولناک سرحدی حملوں کے متعلق تھی۔ جو ۱۷ اور ۲۰ جنوری کو شکرگڑھ کے بعض دیہات پر ہوئے۔ چوہدری عبد الغفور نے کہا کہ تحصیل شکرگڑھ پر سرحدی حملے روز کا معمول ہو چکے ہیں۔ اور پولیس وہاں ناکافی ہے۔ حکومت کو ان حملوں کو روکنے کے لئے فوری طور پر انتظامات کرنے چاہئیں۔ مسٹر عبد الستار نیازی نے بھی عبد الغفور قمر کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سرحد کی حفاظت کے لئے مؤثر قدم اٹھانا چاہیئے۔ سردار محمد حسین اور چوہدری علی اصغر علی نے بھی تحریک پر تقریریں کیں تحریک التوا پر تقریر کرتے ہوئے خان افتخار حسین خان وزیر اعظم نے مختصراً پنجاب کے حالیہ واقعات بیان کئے۔ آپ نے کہا کہ کانگریس نے مسلم لیگ کے حصول پاکستان کے راستے میں روڑے اٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی مسلمانوں کو نہایت بے رحمی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتار گیا اور ریاستوں کے علاقہ سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے کے لئے ان کے حکمرانوں کے ساتھ ساز باز کی۔ مہاراجہ کشمیر بھی اس سازش میں شامل تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ سرحد پر حملے بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہیں۔ ہم ان تمام لوگوں کو جو ہمارے خلاف برے ارادے رکھتے ہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملک کے لوگوں اور ہماری مسلح فوج کا ہمت و حوصلہ بہت بلند ہے۔ اور جو ہمارے خلاف اٹھیگا ہم اس کا سختی سے مقابلہ کریں گے۔ شکرگڑھ کے متعلق آپ نے کہا کہ وہاں انتظامات تسلی بخش ہیں۔ حکومت سرحد کے رہنے والوں کو ہتھیاروں سے مسلح کر رہی ہے۔ سرحد کے انتظامات کے متعلق وزیر اعظم کے وضاحت کر دینے پر چوہدری عبد الغفور قمر نے اپنی ترمیم واپس لے لی۔ اور اجلاس غیر معینہ وقت تک ملتوی کر دیا گیا۔ (اے۔ پی۔ آئی)

مسٹر لیاقت علی خان کا شکریہ

کراچی ۲۱ جنوری۔ دہلی سے آمدہ پناہ گزینوں کے ایک جلسہ میں جو شیخ محمد صدیق صاحب چیئرمین دہلی ریلیف اینڈ انفارمیشن سنٹر کی صدارت میں منعقد ہوا ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس میں مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جنہوں نے مہاجرین سے ہمدردی اور خیر سگالی کا سلوک فرمایا۔ (اے۔ پی۔ آئی)

مغربی پنجاب اسمبلی میں شریعت بل منظور ہوگیا

پردے کی موجودہ صورت اور اسلامی قوانین کے نفاذ پر مفصل بحث

لاہور ۲۹ جنوری۔ آج صبح مغربی پنجاب کی اسمبلی نے متفقہ طور پر شریعت بل منظور کر لیا۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے ایک ترمیم پیش کی۔ لیکن بیگم شاہنواز کی تحریک پر یہ ترمیم واپس لے لی گئی۔ شریعت بل پر بحث سننے کے لئے وزیٹرز گیلری میں آج کثرت سے خواتین آئی ہوئی تھیں۔ بحث میں ایوان کی دونوں خواتین ممبروں نے حصہ لیا۔ اور اس بل کے لئے حکومت کا شکریہ ادا کیا۔

بل پر عام بحث کرتے ہوئے مسٹر عبد القادر نیازی نے تقریر کے دوران میں کہا یہ بل نہایت ناقص صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اسے ہرگز شریعت بل کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ قرآن مجید کا صاف حکم ہے کہ الٰہی احکامات کی کامل پیروی کرنی چاہیئے۔ لیکن ہمارے ہاں یہ ہو رہا ہے کہ اپنے مطلب کی باتوں کو تو لے لیا جاتا ہے۔ اور جو احکام الٰہی طبیعت پر گراں گزرتے ہیں انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ شراب جوئے بازی اور بے حیائی کے اڈوں کو روکنے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ ہماری خواتین وراثت کے متعلق تو اپنے حقوق لینے کے لئے مظاہرے کرتی ہیں۔ اور حکومت بھی ان سے مرعوب ہو جاتی ہے لیکن وہ ان فرائض کو بھول جاتی ہیں۔ جو شریعت نے ان پر عائد کئے ہیں۔ اور بے پردگی اختیار کر کے خود شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔

مسٹر عبد القادر نیازی نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ جو لوگ شریعت کے احکام کو نافذ کرنے پر مامور ہیں۔ وہ اسلام کی ابجد سے بھی ناواقف ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ مغربی قوانین کو اسلام کا نام دے رہے ہیں۔ حالانکہ ہمیں یہ کام ایسے علماء کو سونپنا چاہیئے۔ جو انگریزی قانون اور شریعت کے مقتضیات دونوں سے واقف ہوں۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک ریسرچ بورڈ کی تشکیل کی تجویز پیش کی۔ جو موزوں علماء پر مشتمل ہو۔ تاکہ یہ بورڈ دیوانی اور فوجداری دونوں ضابطوں کو اسلامی رنگ دینے کے لئے مناسب کارروائی کرے۔ مسٹر نیازی کی تقریر کے اس حصہ پر جس میں عورتوں کے مظاہرے کا ذکر تھا خواتین ممبران نے احتجاج کیا۔ اور سپیکر نے انہیں توجہ دلائی۔ کہ وہ غیر متعلقہ باتیں نہ کریں۔

بیگم شاہنواز نے اپنی تقریر میں کہا مجھے حیرت ہے کہ نیازی صاحب کو کیوں اس بل کے متعلق اعتراض ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی غیر اسلامی بات نہیں ہے عورتوں کو وراثت کا حق دلوانے کے لئے مسلم خواتین ۱۹۲۴ء سے متواتر کوشش کر رہی ہیں انہی کوششوں کے نتیجہ میں مرکزی اسمبلی میں شریعت بل پاس ہوا۔ اور انہی کوششوں سے آج یہاں پاس ہو رہا ہے۔ باقی رہا یہ کہ دیگر امور میں کیوں اسلامی قوانین نافذ نہیں کئے جاتے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری صوبائی گورنمنٹ کے اختیارات محدود ہیں اور وہ از خود اس سلسلے میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ مرکزی پاکستان گورنمنٹ کوئی قدم نہ اٹھائے۔ بیگم شاہنواز نے کہا مسلمان عورتیں بھی چاہتی ہیں کہ ہمارا آئین ہر لحاظ سے اسلامی ہو۔ لیکن جس قسم کا پردہ ہمارے ہاں رائج ہے۔ اور جس طرح جانوروں کی طرح عورتوں کو قید رکھا جاتا ہے۔ اسے ہرگز اسلامی نہیں کہا جا سکتا۔ اسی قسم کے پردے کا نتیجہ ہے کہ آج مشرقی پنجاب کی ۶۰ ہزار مسلمان عورتیں غیروں کے قبضہ میں جا چکی ہیں۔ اور ہماری آنکھیں شرم سے نیچی ہو رہی ہیں۔ اسلام پر ضرور عمل کیجئے۔ لیکن اسلام کو وہ نہ بنائیے جو بانی اسلام (علیہ السلام) کا منشا نہ تھا۔ ۲۴ سال سے مسلم خواتین وراثت کے متعلق اپنا حق مانگ رہی تھیں۔ آج اگر ہماری حکومت نے یہ حق دینے کا انتظام کیا ہے تو ہمارے لئے شکر کا مقام ہے نہ کہ اعتراض کرنے کا۔ جب یہ حق باقی تمام صوبوں میں تسلیم کیا جا چکا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہاں اسے منظور نہ کیا جائے۔

بیگم تصدق حسین نے اس بل کے لئے حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے حکومت کا سب سے بڑا کارنامہ قرار دیا۔ اور کہا جب ہمارے علماء نے متواتر تساہل سے کام لیا۔ اور آج ہم نے اپنے زور سے اپنا حق منوایا ہے تو علماء کو ہمارے مظاہرے کیوں ناپسند ہیں۔

خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا یہ بل اس وعدہ کے ایفاء میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جو مسلم لیگ نے الیکشن کے ایام میں مسلمانوں سے کیا تھا۔ یہ قانون پنجاب کے سوا باقی تمام صوبوں میں پہلے ہی رائج ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ اس بل میں کئی ایک خامیاں موجود ہیں۔ لیکن حکومت ان خامیوں کو جلد رفع کرنے کی کوشش کریگی۔ آپ نے نیازی صاحب کی تقریر کو جذباتی قرار دیتے ہوئے کہا ان کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ہم فوراً پچیس قدم آگے بڑھ جائیں۔ اور یا پھر ایک قدم بھی آگے نہ بڑھیں۔ حالانکہ یہ طریق درست نہیں ہے۔ جو قدم ہم نے اٹھایا ہے۔ وہ بہر حال آگے کی طرف ہے۔ اور اس کے بعد ہم آہستہ آہستہ آگے کی طرف قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔

آج مغربی پنجاب اسمبلی میں شریعت بل کے علاوہ دو اور بل بھی پاس ہوئے۔ ان میں سے ایک انڈین فارسٹ بل سے متعلق تھا۔ اور دوسرا مویشیوں کی برآمد کو روکنے اور ذبح کرنے پر پابندیوں سے تعلق رکھتا تھا

مسلمانان کشمیر کی حمایت میں لاکھوں لاکھ عرب میدان جنگ میں اترنے کیلئے تیار ہیں

لاہور ۲۹ جنوری۔ غازی عبد الکریم فلسطینی نے جو محاذ پونچھ پر لڑنے والے بین الاقوامی بریگیڈ کے کمانڈر ہیں کشمیر مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کو آج یہاں خطاب کرتے ہوئے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ امن کونسل کشمیر سے بین الاقوامی بریگیڈ کے سپاہیوں کو نکال کر انڈین یونین کی افواج کی موجودگی میں استصواب رائے کرانے کا فیصلہ کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے اعلان کیا کہ میں بین الاقوامی بریگیڈ کے کمانڈر کی حیثیت سے امن کونسل کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم اس وقت تک کشمیر سے واپس نہیں جائیں گے۔ جب تک کہ انڈین یونین کا ایک سپاہی بھی سرزمین کشمیر میں موجود ہے۔ اور جب تک ڈوگرہ راج کا نام و نشان نہیں مٹ جاتا۔ اس وقت تک ہم ہرگز اطمینان سے نہیں بیٹھیں گے۔ ان مظالم کا ذکر کرتے ہوئے جو ڈوگرہ سپاہیوں اور انڈین یونین کی فوجوں نے مسلمانان کشمیر پر توڑے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ان مظالم کے پیش نظر عرب ممالک کے باشندے اس وقت تک اطمینان نہیں پکڑیں گے جب تک مسلمانان کشمیر کی کامل آزادی کو تسلیم نہیں کر لیا جاتا۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے کہا میں ایک بار پھر امن کونسل کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر اس نے مسلمانان کشمیر کو از سر نو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنا چاہا۔ تو اس کے خوفناک نتائج اسکو بھگتنے پڑینگے۔ جن کی ذمہ دار وہ خود ہوگی۔ کیونکہ ہم اس وقت تک لڑائی برابر جاری رکھیں گے۔ جب تک کشمیر کے مسلمان آزاد نہیں ہو جاتے۔ اور ہم اس لڑائی میں لاکھوں لاکھ سپاہی میدان جنگ میں اتارنے کے لئے تیار ہیں۔ (اے۔ پی۔ آئی)

سرحد پاکستان پر حملہ

سیالکوٹ ۲۹ جنوری۔ پریس نوٹ مظہر ہے کہ ضلع سیالکوٹ کے ایک سرحدی گاؤں دھروال پر ہندوستانی ہوائی جہاز نے بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں ایک لڑکا ہلاک ہو گیا۔ گزشتہ تین چار روز میں ہندوستانی دستے اور ریاستی فوج نے سرحد کو پار کر کے متعدد دیہات پر تین بار حملے کئے۔ مگر پاکستان کی سرحدی فوج نے ان کو بھگا دیا۔

— گزشتہ پانچ روز میں ۲۵ سے زیادہ غیر مسلم بچے اور عورتیں مغربی پنجاب کے مختلف اضلاع سے برآمد کر کے مشرقی پنجاب کے رابطہ آفیسر کے حوالے کر دی گئی ہیں۔

پناہ پاکستان کے لئے کیمرے بنا رہا ہے۔

لنڈن (بحری تار) جب جرمنی میں نازیوں کے مظالم بہت بڑھ گئے تھے تو بہت سے جرمنوں نے انگلستان میں پناہ لی تھی۔ ان پناہ گیروں میں ہنرلیش لوبشٹین بھی تھا۔ وہ ہالینڈ پہنچ کر اپنے دوستوں کی مدد سے کسی نہ کسی طرح ۱۹۳۸ء میں انگلستان پہنچ گیا۔ جہاں اس نے اپنا کام شروع کر دیا۔ جنگ کے دوران میں اس کے کام کاج کو فروغ حاصل ہوا۔ اب وہ ایک فیکٹری میں پاکستان اور دوسرے ملکوں کے لئے کیمرے تیار کر رہا ہے۔